سوال

(78) سات زمین اور سات آسمان کی کیا حقیقت ہے ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

قرآن کریم میں آسمان کے سات طبق کا ذکر صراحتہ موجود ہے اور زمین کے سات طبق ہونے کا کہیں بھی ذکر نہیں پھر لوگ کیوں کہتے ہیں کہ زمین کے بھی سات طبق ہیں اور آسمان وزمین دونوں کے کل چودہ طبق ہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ارشاد ہے ، اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ وَمِنَ الْأَرْضِ مِثْلَهُنَّ يَتَنَزَّلُ الْأَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا یعنی اللہ وہ ہے جس نے سات آسمان بنائے اور اتنی ہی زمین اس کا حکم ان کے درمیان اترتا ہے یہ اس لئے کہ تم کو معلوم ہوجائے کہ اللہ ہر شئی پر قادر ہے اور اس کے علم نے ہر چیز کا احاط کرلیا ہے اس آیت سے معلوم ہوتاہے کہ آسمان کی طرح زمین کے بھی سات طبق ہیں، چنانچہ ترجمان القران جر الاصال حضرت ابن عباسؓ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں ای سبع ارضین (ابن جریر، ابن ابی حاتم، حاکم، بیہقی، عبداللہ بن حمید) ظاہر آیت اور ابن عباس کی تفسیر کی تائید ان احادیث سے بھی ہوتی ہے (1) من ظلم قید شبر من الارض طوقہ من سبع ارضین (صحیحین) وفی روایۃ للبخاری خسف بہ الی سبع ارضین (2) ما السموت السبع وما فیھن وما بینھن والارضون السبعون وما فیھن فی الکرسی الا کحلقۃ ملقاۃ بارض فلاۃ (3) لم یر قریۃ یرید دخولھا الا قال حین یراھا اللھم رب السموت السبع وما اظللن ورب الارضین السبع وما اقللن الحدیث ان احادیث سے صاف ظاہر ہے کہ زمین کے بھی سات طبقے ہیں البتہ ان طبقوں کی کفیت اور ان میں کسی مخلوق کے ہونے کا علم اللہ ہی کو ہے بغیر کسی مرفوع صیح غیر متکلم فیہ حدیث کے یا بغیر کسی قرآنی آیت کی تصریح کے اس کی بابت ہمارا بحث کرنا قطعا نامناسب ہے، قال الحفاجی الذی نعتبقد ان الارض سبع ولھا سکان من خلقہ یعلمھم اللہ تعالیٰ انتہی قال العلامۃ القنوجی فی تفسیرہ وہذا اعدل الاقوال واحوطھا قال ویکفی الاعتقاد بکون السموت سبعا والارضین سبعا کما ورد بہ الکتاب العزیز والسنۃ المطھرۃ ولا ینبغی الخوض فی خلقھما وما فیھما فانہ شی امتاثر اللہ سبحانہ وتعالیٰ بعلمہ لایحیط بہ احد سواہ ولم یکلھنا اللہ تعالیٰ بالخوض فی امثال ہذہ المسائل والتفکر فیھا والکلام علیھا ۔ عبیداللہ رحمانی محدث دہلی جلد ۹ ش ۹

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاوی علمائے حدیث

جلد10ص121

محدث فتویٰ